آپریشن کے سبب آنکھ پر پانی نہ ڈال سکتے ہوں تو وضو کا طریقہ

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-3374

تاریخ اجراء: 14 جمادی الاخریٰ 1446ھ /17 دسمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک عورت کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے اور وہ آنکھ پہ پانی نہیں ڈال سکتیں، وضو کا کیا حکم ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

آپریشن کے سبب اگر آنکھ پر ہر طرح کا پانی (ٹھنڈا و گرم) پہنچانے سے آنکھ کے ضائع ہونے یا بیماری بڑھنے یا دیر سے اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو، تو اس پر پانی بہانا معاف ہے، اب اگر آنکھ پر ڈالی گئی پٹی پر پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو اس پر پانی بہایا جائے اور اگر اس پر پانی بہانے میں بھی نقصان ہو تو آنکھ کا مسح کر لیا جائے اور اگر آنکھ پر مسح کرنے میں بھی نقصان ہو تو پٹی پر مسح کر لیا جائے، وہ بھی نقصان دہ ہو تو مسح بھی معاف ہے۔ اور پھر جتنی بات پر قدرت ملتی جائے اتنی بات اختیار کرنا لازم ہو تا جائے گا یعنی جب (پٹی یا آنکھ میں سے کسی کو) مسح نقصان نہ دے تو (جسے نقصان دہ نہیں اس پر) مسح کرے اور جب پانی (ٹھنڈا یا گرم) (پٹی یا آنکھ میں سے جس کو) نقصان نہ دے تو (جو پانی جس کو نقصان نہ دے اس پر وہی) پانی بہائے۔ اور جہاں تک آنکھ کے علاوہ باقی چہرے کا معاملہ ہے تو اسے دھونا ہی لازم ہے، ہاں چہرے کا وہ حصہ کہ جس کے دھونے سے آنکھ تک پانی پہنچے اور کوئی صورت آنکھ کو بچا کر اس حصے کو دھونے کی نہیں، تو اس کا دھونا بھی اس صورت میں معاف رہے گا اور اس کا بھی مسح کیا جائے گا اور جب اس کو دھونے کی صورت میں ضرر نہ رہے گا تو اب اس کا دھونا لازم ہو جائے گا۔

زخم پر پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس کا حکم بیان کرتے ہوئے الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”فمن كان به جراحة يضرها الماء ووجب عليه الغسل غسل بدنه إلا موضعها ولا يتيمم لها، وكذلك إن كانت الجراحة في شيء من أعضاء الوضوء غسل الباقي إلا موضعها ولا يتيمم لها“ یعنی: جسے ایسا زخم ہو جس پر پانی بہانا نقصان دے اور اس پر غسل لازم ہو جائے تو زخم والی جگہ کے علاوہ باقی بدن پر پانی بہائے اور وہ اس زخم کی

وجہ سے تیمم نہیں کرے گا۔ اسی طرح اگر اعضائے وضو میں سے کسی عضو پر زخم ہو جائے تو زخم والی جگہ کے علاوہ باقی اعضائے وضو پر پانی بہائے اور وہ اس زخم کی وجہ سے تیمم نہیں کرے گا۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد01، صفحہ23، مطبوعہ پشاور)

زخم کی جگہ کو کب دھویا جائے گا، کب اس پر مسح کیا جائے گا اور کب مسح کرنا بھی معاف ہے؟ اس حوالے سے تفصیل بیان کرتے ہوئے درمختار میں ہے: ”لزوم غسل المحل ولو بماء حار، فإن ضر مسحه، فإن ضر مسحها، فإن ضر سقط أصلا“ یعنی: اولاً زخم کی جگہ کو دھونا ہی لازم ہے اگرچہ گرم پانی سے ہو اور اگر دھونے سے ضرر ہو تو مسح کرے، اگر زخم کی جگہ پر مسح کرنے سے بھی ضرر ہو تو پٹی پر مسح کرے، اگر پٹی پر مسح کرنے سے بھی ضرر ہو تو معافی ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد01، صفحہ517، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "اور اگر ہر طرح کا پانی مضر ہے یا گرم مضر تو نہ ہو گا مگر اسے اس پر قدرت نہیں تو ضرر کی جگہ بچا کر باقی بدن دھوئے اور اس موضع پر مسح کرلے اور اگر وہاں بھی مسح نقصان دے مگر دوا یا پٹی کے حائل سے پانی کی ایک دھار بہا دینی مضر نہ ہو گی تو وہاں اُس حائل ہی پر بہا دے باقی بدن بدستور دھوئے، اور اگر حائل پر بھی پانی بہانا مضر ہو تو دوا یا پٹی پر مسح ہی کرلے اگر اس سے بھی مضرت ہو تو اُتنی جگہ خالی چھوڑ دے۔ جب وہ ضرر دفع ہو تو جتنی بات پر قدرت ملتی جائے بجالاتا جائے۔ یہی سب حکم وضو میں ہیں۔ اگر اعضائے وضو میں کسی جگہ کوئی مرض ہو۔“ (فتاوی رضویہ، جلد01(ب)، صفحہ618، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "ہاں اگر اکثر بدن پر پانی ڈالنے کی قدرت نہ ہو (خواہ یوں کہ خود مرض ہی اکثر بدن میں ہے یا مرض تو کم جگہ ہے مگر واقع ایسا ہوا کہ اُس کے سبب اور صحیح جگہ کو بھی نہیں دھو سکتا کہ اُس کا پانی اس تک پہنچے گا اور کوئی صورت بچا کر دھونے کی نہیں یوں اکثر بدن دھونے کی قدرت نہیں ۔۔۔ تو ایسی حالت میں بیشک تیمم کی اجازت ہوگی۔" (فتاوی رضویہ، جلد01(ب)، صفحہ618، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم